شاہ بلیغ الدین رحمۃ اللہ علیہ

# خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

(وصال: ۴ر رمضان المبارک، ۱۱ھ مدینہ منورہ)

ماں نے دعا مانگی کہ......الہ العٰلمین! میرے لال کو صحت نصیب ہو تو تیری جناب میں شکرانے کے لیے یہ تیری ناچیز بندی تین روزے رکھے گی! حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون مجھ سے پناہ مانگتا ہے کہ میں اسے پناہ دوں؟ کون توبہ کرتا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں!

ماں کے بے قرار دل سے جو صدائیں اٹھیں وہ تو سیدھی عرش تک جا پہنچیں۔ ہر ماں کے لیے قبولیت کے بڑے درجے ہیں۔ یہ ماں جس کی دعا کا ذکر ہے وہ تو خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، نبی کی راج دلاری، ان کی دعا کا کیا کہنا! مالک الملک نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ انھوں نے شکرانے میں روزے رکھے۔ افطار کا وقت قریب آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑی فکر ہوئی۔ گھر پر کھانے کے لیے کچھ نہ تھا۔ آخر انہوں نے اپنی زرہ اٹھائی ایک جگہ گروی رکھ کر جَو لے آئے، اتنے کہ دو چار دن کا کام چل جائے۔ جَو آئے تو سیدۃ النساء نے چکی میں پیسے اور آٹا گوندھ کر روٹیاں پکائیں۔ گھر کا کام کاج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خود کرتی تھیں۔ برتن دھونا، کپڑے سینا، گھر جھاڑنا، چکی پیسنا، روٹی پکانا کوئی گھریلو کام ایسا نہ ہوتا تھا جو نبی زادی خود نہ کرتی تھیں۔ یہی حال تمام اُمہات المؤمنین کا بھی تھا۔

افطار کے وقت سب کو کھلا کر خود کھانے بیٹھی تھیں کہ دروازے سے ایک آواز کانوں میں آئی۔ کوئی بھوکا بے کس بے چارہ اللہ کی راہ میں روٹی مانگ رہا تھا۔ آپ سے رہا نہ گیا۔ اٹھیں اپنی روٹی اسے دے آئیں۔ آخر کو کس کی بیٹی تھیں؟ جو منہ کا نوالہ بھی دوسروں کو دے دیتے تھے۔ نیکوں کی پہچان قرآن نے یہی بتائی ہے کہ جو رزق اللہ کی طرف سے انہیں ملتا ہے وہ اسے بانٹ کر کھاتے ہیں۔

دوسرا دن آیا تو سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کا پھر روزہ تھا، افطار کا وقت آیا تو عجیب اتفاق کہ آج بھی وہی صورت پیش آئی۔ اس مرتبہ مانگنے والا ایک لڑکا تھا جو بھوک سے رو رہا تھا۔ باہر نکل کر نبی زادی نے حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ یتیم

ہے اور کئی وقت کا بھوکا ہے، آپ نے اُسے بلایا اپنے سامنے بٹھا کر اپنے حصے کی روٹی کھلا دی اور خود اللہ کا شکر ادا کر کے تھوڑا بہت جو بچ رہا کھالیا۔ بھوک البتہ مٹی نہیں۔

تیسرے دن آخری روزہ تھا۔ جس طرح روزے رکھ رہی تھیں اس سے کمزور ہوگئی تھیں، لیکن خوش تھیں۔ تیسرا دن بھی یادِ الٰہی اور گھر کے کام کاج میں گزرا تو افطار کے وقت روٹی کھانے بیٹھیں جانے اللہ کو کیا منظور تھا کہ کھاتے وقت پھر کانوں میں سائل کی آواز آئی یہ مانگنے والا ایک مسافر تھا اور مستحقِ امداد تھا۔ حکم ہے ''وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ'' (۱) کہ سائل کو نہ جھڑکو۔ یہاں تو کسی بے کس کی آواز سن کر ہی خدا کا خوف طاری ہو جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اٹھیں، تیسرے دن کی روٹی بھی اس مسافر کو دے دی۔ حالت یہ ہوگئی تھی کہ روٹی دے کر دروازے سے لوٹیں تو کمزوری سے چکرا کر گر پڑیں۔

انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں دینا پرہیز گاروں کی خصوصیت ہے۔ منافق کبھی ایسا کر ہی نہیں سکتا اس کے ذہن میں ہمیشہ یہ ہوگا کہ...... پہلے گھر کے لیے تو پھر مسجد کے لیے چراغ! سچّے اور اچھے مسلمان اللہ تعالیٰ کی اس بات پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں کہ اس کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال کبھی ضائع نہیں جاتا۔ سورۂ توبہ کی ایک آیت کا مطلب ہے...... تھوڑا بہت جو کچھ بھی کسی مسلمان کی طرف سے اللہ کی راہ میں خرچ ہوگا وہ اللہ سے قریب کرے گا جہاد کے لیے جو گھاٹی بھی وہ پار کریں گے اسے ان کے حساب میں لکھ لیا جائے گا تا کہ انہیں صلہ عطا ہو۔ سورۂ توبہ ہی میں ہے کہ انفاق رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رحمت کی دعائیں لینے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ منہ کا نوالہ اللہ کی راہ میں دے دینا بہت بڑی بات ہے۔ یہ صرف انہیں کا کام ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ ''اَلَا اِنَّھَا قُرْبَۃٌ لَّھُمْ سَیُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ'' (۲) ہاں وہ ضرور ان کے لیے اللہ سے قریب ہونے کا ذریعہ ہے اور اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔

(۱) سورۃ الضحیٰ (۲) سورۃ التوبہ:۹۹

☆......☆......☆